OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2, Jul -Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0205, PP: 449-460

طلاق اور خلع کا ہمارے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات کا تحقیقی جائزہ

A research study of the effects of Divorce and Khulla on Our Individual and Collective life

Published: 31-12-2021
Accepted: 01-12-2021
Received: 25-08-2021

Basheer Ahmad
MPhil Scholar Federal Urdu University of Science and Technology, Islamabad
Email: basheeerahmad590@gmail.com

Saad Jaffar
Lecturer Islamic studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology, KPK
Email: Saadjaffar@aust.edu.pk

Zeenat Haroon
Associate Professor, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi
Email: dr.zeenat@uok.edu.pk

Abstract

Islam discourages divorce and khula without any reason, but when the situation becomes serious and there is no solution, then talaq and khulla are permissible. But once the divorce and khula takes place, it has a profound impact on the society, because it is not just a divorce or khula that just happened and the matter is over, but After that, the effects on the society are very high and dangerous, It affects the society both economically and socially, After society, it adversely affects the man and the woman herself,And diseases and effects like sence of inferiority, anger depression start in their life,And thus their life is destroyed. In the same way, after divorce and separation, children's lives also have bad effects; children also suffer from diseases such as depression and sence of inferiority due to parental distance. So In this article, all such effects after divorce and khula have been examined.

Keywords: *Talaq, Khula, Spouses, Society, Effects.*

CC BY

تمہید

انسانی معاشرے کیلئے نکاح نہایت اہمیت کا حامل ہے اس لئے اسلام نے رشتہ ازدواج کو برقرار رکھنے اور اس میں الفت ومحبت پیدا کرنے کیلئے مختلف تعلیمات دیے ہیں:

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا"[1]

"اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کرو، اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو، اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے"[2]

حدیث مبارک میں ہے:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً وخياركم خياركم لنسائهم.[3]

"رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمنین میں سے کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جو ان میں سے بہت زیادہ خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے"[4]

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المرأة إذا صلت خمسها و صامت شهرها وأحصنت فرجها وأطاعت بعلها فلتدخل من أي أبواب الجنة شاءت.[5]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے (اپنی پاکی کے دنوں میں پابندی کے ساتھ) پانچوں وقت کی نماز پڑھی، رمضان کے (ادا اور قضا) رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کی تو (اس عورت کے لیے یہ بشارت ہے کہ) وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے"[6]

"وعن عائشة قالت: قال النبي ﷺ: إن أعظم النكاح بركةً أيسره مؤنةً."[7]

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں سب سے کم مشقت (کم خرچہ اور تکلف نہ) ہو"[8]

اور اسلام نے ہر ایسے کام کی حوصلہ شکنی کی ہے جو اس رشتہ میں رکاوٹ ڈالے، اسی وجہ سے طلاق کو مباح چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز قرار دیا ہے، لیکن اس کے باجود اس ازدواجی زندگی میں طبیعتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے اختلافات رونما ہوتے رہتے ہے اور اختلافات کو ختم کرنے کیلئے مختلف تعلیمات بھی دیے ہیں، لیکن اگر اختلافات اس حد تک پہنچ جائے کہ صلح صفائی سے کام نہ چلے تو وہاں شریعت مطہرہ نے مرد کو طلاق اور بیوی کو خلع کا حق دیا ہے مگر جب کسی معاشرے میں طلاق اور خلع کے واقعات رونما ہوتے ہیں تو ان واقعات کے بعد بہت سارے اثرات بھی معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں، کیونکہ یہ صرف ایک طلاق یا خلع نہیں کہ بس واقع ہو گیا اور معاملہ ختم، بلکہ اس طلاق اور خلع کے بعد جو اثرات معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بہت زیادہ اور خطرناک ہے، اس لئے تو شیاطین کی کوشش سب سے زیادہ یہی ہوتی ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان

جدائی پیدا کریں کیونکہ جدائی میاں بیوی کے درمیان صرف نہیں ہوتی، بلکہ یہ جدائی معاشرے کو بگاڑ دیتی ہے اور اس کے اثرات میاں بیوی سے لیکر بچوں اور پورے معاشرے میں پھیل جاتے ہیں اور یہ اثرات جہاں معاشرے کو برداشت کرنا پڑتا ہے وہاں زوجین کے زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے اسی طرح بچوں پر بھی طلاق اور خلع کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اور یہ اثرات جہاں طلاق دہندہ اور مطلقہ پر آتے ہے اسی طرح بچوں کو بھی بہت زیادہ متاثر کرتے ہیں، جبکہ معاشرہ کو بحیثیت اجتماعی بھی متاثر کردیتا ہے، اس مضمون میں طلاق اور خلع کے بعد آنے والے ایسے تمام اثرات کو جائزہ لیا گیا ہے۔

ان اثرات کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے انفرادی سطح پر آنے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے بعد اجتماعی سطح پر آنے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

طلاق یافتہ عورت پر اثرات

طلاق اور خلع صرف ایک عقد کو ختم کرنا نہیں بلکہ یہ عورت کو بحیثیت عورت بہت متاثر کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی نجی زندگی سے لیکر اس کی اجتماعی زندگی کو بھی شدید متاثر ہوتی ہے اور بسا اوقات یہ اثرات عورت کیلئے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں ذیل میں ان اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے:

1۔ڈیپریشن: (Depression)

طلاق اور خلع کے بعد سب سے پہلے عورت کے زندگی پر جو اثرات مرتب ہوتے ہے اور جس مرض سے لاحقہ پڑتا ہے وہ ہے ڈیپریشن۔ اور آج کل یہ مرض ویسے بھی پوری دینا میں ایک فیشن کی طرح پھیلتا جارہا ہے، جس کا نہ کوئی علاج ہے اور نہ ہی کوئی ازالہ، جبکہ بعض اوقات تو یہ بیماری اپنی انتہاء تک پہنچ جاتی ہے، جس کے بعد انسان سے طرح طرح کے حرکات وسکنات صادر ہوتے ہیں، لیکن اس بیماری کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا مگر یہ انسان کو ختم کردیتی ہے، اور تقریباً 90 فیصد خواتین جو طلاق کا شکار ہو جاتی ہے ان کو اس مرض سے واسطہ پڑتا ہے، کیونکہ اس مرض کے ممکنہ وجوہات میں بے خوابی، تنہائی، دماغی تغیرات، اضطراب وغیرہ ہے جو عموماً طلاق اور خلع کے بعد ایک عورت کو ان سے واسطہ کرنا پڑتا ہے۔

2۔احساس کمتری (Sense of Inferiority)

طلاق اور خلع کے بعد عورت احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے اور وہ ہر وقت اپنے دماغ میں یہی سوچتی ہے کہ میں معاشرے کا ایک نکما فرد ہو اور اب معاشرے میں میری کوئی عزت نہیں، اب میرا مستقبل کیا ہوگا؟ میرے والدین کا رویہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ لوگ کتنے مزے میں ہیں اور میں کسی زندگی گزار رہا ہو وغیرہ کے خیالات اس کے ذھن میں ہر وقت آتے رہتے ہیں۔

3۔غصہ (Anger)

طلاق اور خلع کے بعد عورت کی طبعیت میں چھڑ چھڑاہت شروع ہو جاتی ہے اور ہر بات پر اس کو غصہ آنا شروع ہو جاتا ہے، حالانکہ غصہ انسانی جسم پر برا اثر چھوڑتا ہے اور اسلام نے بے جا غصے کی حصلہ شکنی کی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے:

" إن الغضب من الشيطان وإن الشيطان خلق من النار وإنما تطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ "[9]

"بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا اور آگ پانی سے بجھایا جاتا ہے، تو تم سے کسی

کو جب غصہ آئے تو اس کو وضو کرنا چاہیے۔"

یعنی یہ غصہ ایک شیطانی عمل ہے اول تو اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے اندر صبر و تحمل کا مادہ پیدا کرنا چاہیے بات بات پر غصہ نکالنے سے پرہیز کرنا چاہیے، لیکن انسان کمزور ہے اگر کسی وجہ سے اس شیطانی فعل کی وجہ غصہ آجائے تو اس کو فوراً ختم کرنا چاہیے اور اس کے مقتضاء پر عمل نہیں کرنا چاہیے اس حدیث میں اس کو ختم کرنے کا نسخہ یہ بتلایا کہ فوراً وضو کرنا چاہیے تاکہ غصہ ٹھنڈا ہو جائے اسی طرح دیگر روایات میں مختلف طریقے بتلائے گئے ہیں، سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حتی الامکان غصہ کا ٹھنڈا کیا جائے اور اس سے بچا جائے ورنہ یہ ہمارے زندگی میں سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں لیکر آتا۔

رسول اکرم ﷺ کا مبارک ارشاد ہے:

لَیْسَ الشَّدِیْدِ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہُ عِنْدَالْغَضَبِ۔[10]

"پہلوان وہ نہیں ہے جو ایک ہی وار میں مقابل کو گرادے؛ بلکہ حقیقی پہلوان وہ ہے جو عین غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

قد قال إنما المفلس الذي يفلس يوم القيامة كقوله إنماالصرعة الذي يملك نفسه عند الغضب كقوله لا ملك إلا لله فوصفه بانتهاء الملك ثم ذكر الملوك ايضا فقال إن الملوك إذا دخلوا قرية افسدوها۔[11]

"مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا۔ اور جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے جیسے آپ کا فرمان " بادشاہت صرف اللہ کے لیے ہے) "اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں (یعنی اور سب کی حکومتیں فنا ہو جانے والی ہیں آخر میں اسی کی حکومت باقی رہ جائے گی باوجود اس کے پھر اللہ پاک نے اپنے کلام میں سورۃ سبا میں یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو لوٹ کھسوٹ کر خراب کر دیتے ہیں۔"

جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے:

قال عليه الصلاة والسلام:الصرعةكل الصرعة الذي يغضب فيشتد غضبه ويحمر وجهه ، ويقشعر شعره فيصرع غضبه ۔[12]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کامل صرعہ " یہ ہے کہ انسان کو غصہ آئے اور اس کا غصہ شدید ہو کر چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔"

جبکہ غصے کے جسم پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں مثلاً

ا۔ جسم پر اثرات:

غصے کے جسم پر اثرات جو مرتب ہوتے ہیں کیونکہ غصہ تو ایک آگ ہے جو انسان کے حواس کو جذباتیت تک پہنچا دیتی ہے، غصہ کے وقت انسان کو اپنے اعضائ پر کنٹرول نہین رہتا اس کے منہ سے مختلف کلمات نکل جاتے ہے اس کے ہاتھ پاوں بھی قابو سے باہر ہو جاتے ہے، اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، آگ کی طرح جسم لال ہو جاتا ہے وغیرہ۔

ب۔ زبان پر اثرات:

زبان پر غصہ اور غضب کے اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں اور انسان کی زبان اس کے کنٹرول سے باہر ہو جاتی ہے اور وہ اس

زبان سے ایسے بے ہودہ اور فحش الفاظ نکالتا ہے جو ایک شریف انسان کو کبھی بھی زیب نہیں دیتا ہے اور بسا اوقات ایسے الفاظ نکل جاتے ہے جو انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے غصہ کے وقت اپنے زبان پر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر شروع سے اس کو کنٹرول کیا تو پھر باقی اعضاء کے ساتھ ساتھ زبان بھی کنٹرول میں آجاتی ہے۔

ج۔اعضاء وجوارح پر اثرات:

"اعضاء پر اس کے اثرات اس طرح ہوتے ہیں کہ بسا اوقات غصے کے وقت نوبت مار پیٹ بلکہ بعض اوقات قتل قتال تک پہنچ جاتی ہے اور اگر کوئی شخص بدلہ لینے پر قادر نہ بھی ہو تو وہ اپنا غصہ خود اپنے آپ پر نکالتا ہے، اپنے ہی کپڑے پھاڑ ڈالتا ہے، اپنے آپ کو اور دوسروں کو یہاں تک کہ جانوروں اور گھر کی دیگر چیزوں کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔"

د۔دل پر اثرات:

غصے کا دل پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہے کیونکہ جس پر غصہ ہوتا ہے تو اس کے خلاف دل میں کینہ حسد اور بغض پیدا ہو جاتا ہے-اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اس کے خوشی پر غم کا اظہار کرتا ہے اسی طرح اس کے راز فاش کرنے اور مذاق اُڑانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور دل دل میں کڑتا رہتا ہے، سوچتا رہتا ہے بلکہ بسا اوقات سوچنے اور مختلف وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے جبکہ اس کے علاوہ اور بھی دیگر برائیاں بھی جنم لیتی ہیں۔

لیکن بہر حال ان حالات کے بعد غصہ کا آجانا تو ایک بدیہی بات ہے مگر اسلام کی تعلیمات یہ ہے کہ کوئی بھی حالت ہو انسان کو اپنا غصہ کنٹرول کرنا چاہیے۔

4۔خوف اور گھبراہٹ: (Fear and Anxiety)

طلاق اور خلع کے واقعات کے بعد اکثر وبیشتر عورت خوف اور گھبراہٹ کا شکار رہتی ہے، کیونکہ یہ ایک انسانی فطرت ہے کہ انسان کسی بھی تکلیف کا متحمل نہیں ،اور خاص کر ازدواجی زندگی کا ختم ہو جانا یہ انسان کو بالکل خوف زدہ کر دیتا ہے، چنانچہ عورت اکثر حالات میں خوف میں مبتلا رہتی ہے اور وہ اپنے آپ کو اکیلی محسوس کرتی ہے اور اس کا دل مختلف قسم کے وساس کا شکار ہو جاتا ہے، ہر چیز سے اس کو ڈر محسوس ہوتی ہے اور ہر وقت گھبراہٹ والی زندگی گزارتی ہے۔

5۔خودکشی کا رجحان: (Suicide Attempt)

طلاق اور خلع کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے آپ کو تنہائی میں محسوس کرتی ہے اور وہ یوں سمجھتی ہے کہ اب میرے لئے جینے کا کوئی حق نہیں اور طرح طرح کے خیالات کو اپنے ذھن میں لاتی ہے جو مختلف بیماریوں، مثلاً غصہ ،ڈیپریشن اور خوف سے نکل آخر کار عورت خود کشی کا سوچتی ہے اور اکثر واقعات ایسے پیش آتے ہیں کہ گھریلوں مسائل سے تنگ آکر عورت نے خود کشی کرلی۔ کیونکہ اس ڈیپریشن سے نکلنے کا اس کا پاس اس کے ذہن کے مطابق ایک ہی حل ہے کہ زندگی کا خاتمہ کیا جائے حالانکہ طلاق اور خلع تو ضرورت کے وقت مشروع کیا گیا ہے جب زوجین کا گزارہ مشکل ہو جائے تو پھر اسصورت میں اس کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ زندگی کا خاتمہ کیا جائے بلکہ طلاق کے بعد بھی نئی زندگی شروع کی جا سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اگلا شوہر اس سے اچھا ہو اور اس کے ساتھ زندگی اچھی طریقے سے گزرے گی، لیکن جذبات میں آخر کبھی کبھار اس طرح فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اس طرح کے واقعات ہمارے معاشرے کا لازمی حصہ ہے اور روز میڈیا پر اس طرح کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں

لہٰذا طلاق اور خلع کے معاملہ میں بڑے تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بعد مطلقہ عورت کی زندگی مختلف خدشات سے دوچار ہو جاتی ہے جس کا ما قبل میں ذکر ہوا۔

۲۔ طلاق دہندہ پر اثرات

جس طریقے سے طلاق کا عورت کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اسی طرح طلاق دہندہ بھی طلاق سے شدید متاثر ہوتا ہے اور اس کی زندگی بھی مختلف پریشانیوں سے دوچار ہو جاتی ہیں، ذیل میں طلاق دہندہ پر طلاق کے مرتب ہونے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے:

ا۔ نفسیاتی امراض کا شکار ہونا:

طلاق دہندہ خواہ کسی بھی وجہ سے طلاق دیتا ہے، طلاق کے بعد وہ مختلف نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، جس میں ڈیپریشن، غصہ، طبیعت میں تنگی، احساس کمتری وغیرہ، جبکہ ہر معاملہ میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور ہر وقت افکار اور غموم کا شکار رہتا ہے۔ اور یہ افکار انسان کی زندگی پر بڑا گہرا اثر کر دیتا ہے اتنا اثر کہ انسان نفسیاتی مریض بن جاتا ہے وہ ہر وقت شک اور وھم کرنے لگ جاتا ہے، مجلس میں بیٹھنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے، بات کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے وغیرہ۔

۲۔ بچوں سے دوری:

ایک حدیث مبارک میں ماں باپ اور بچوں سے متعلق یوں آیا ہے:

حدثناعمربن حفص الشيباني،اخبرناعبدالله بن وهب، قال:اخبرني حيي بن عبد الله،عن ابي عبد الرحمن الحبلي، عن ابي ايوب، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم،يقول:" من فرق بين الوالدة وولدها،فرق الله بينه وبين احبته يوم القيامة ". قال ابو عيسى: هذا حديث حسن غريب.[13]

"ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو شخص ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔"

طلاق کا ایک اثر مردوں پر یہ پڑتا ہے کہ چھوٹے بچے چونکہ شریعت کے قانون کے تحت ماں کی پرورش میں چلے جاتے ہیں، جبکہ ہر باپ یہی چاہتا ہے کہ بچے میرے پاس رہے مگر قانون شرعی کے سامنے بے بس ہوتا ہے، ایسی صورتحال میں ایک باپ کیلئے اپنے بچوں سے دوری برداشت کرنا ایک بہت بڑا امتحان بن جاتا ہے اور بچوں کی یاد باپ کیلئے ہر وقت اذیت کا باعث بن جاتا ہے۔ اور یہ بچوں کی صرف دوری نہیں بلکہ باپ کی شفقت سے دوری ہے اور جس بچے پر باپ کی شفقت نہ ہو اس کے لئے جینا مشکل ہو جاتا ہے وہ معاشرے سے الگ زندگی گزارتا ہے، لہٰذا طلاق کا ایک بنیادہ اثر یہ ہوتا ہے انسان خواہ مرد ہو یا عورت ان کو اکثر بچوں سے دوری برداشت کرنی پڑتی ہے۔

۳۔ عورتوں پر بھروسہ ختم ہونا:

طلاق دہندہ شخص جب ایک دفعہ اس مرحلے سے گزر جاتا ہے تو اس کا عورتوں پر بھروسہ ختم ہو جاتا ہے اور تقریبا سبھی

عورتوں کے بارے میں یہی سوچتا ہے کہ سارے عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں اور اس وجہ سے وہ دوسری شادی کرنے سے گھبراتا ہے، اس طرح وہ شادی کے بارے میں مختلف وساوس کا شکار ہو جاتا ہے اور جب بھی اس کے سامنے شادی کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو اس کے سامنے اپنے سابقہ اہلیہ کا پورا نقشہ آجاتا ہے اور پھر وہ شادی یا تو انکار کر دیتا ہے یا مختلف بہانے تلاش کرتا ہے۔

۴۔ دوسری شادی میں مشکلات:

طلاق کا مردوں کے اوپر ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد جب اپنے زندگی کا فیصلہ شروع کرنے کا سوچتا ہے اور دوسری شادی کیلئے قدم اٹھاتا ہے تو اس کو معاشرے میں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ معاشرے میں طلاق دہندہ شخص کو لڑکی دینے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں، کیونکہ ہر بچی کا باپ یہی سوچتا ہے کہ میری بچی کو دوسرے کے گھر میں کوئی تکلیف نہ ہو اور جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ یہ شخص پہلے سے طلاق دہندہ ہے تو وہ اپنی بچی کے بارے میں مختلف خدشات اور شبہات کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔

۵۔ مختلف گناہوں کا صدور:

نکاح کا چونکہ ایک بنیادی مقصد زوجین کا عفت اور پاکدامنی کی زندگی گزارنا ہے، اس لئے جب کبھی طلاق کی نوبت آجائے تو عام طور پر مرد کی نظر باہر غیر محرم عورتوں پر پڑتی ہے جو کہ ایک عظیم گناہ ہے، کیونکہ جب ایک انسان کو حلال طریقہ سے نظر کرنے کی جگہ میسر نہ ہوگی تو پھر وہ غیر محرم میں اپنی نظر پوری کرتا ہے اور اس طریقہ سے مختلف گناہوں کا ارتکاب شروع ہو جاتا ہے کیونکہ نظر تو گناہ کی پہلی سیڑھی ہے اس کے بعد والے مراحل تو نظر کے بعد ہی آتے ہے، لہٰذا طلاق کے بعد شوہر اس بیماری میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ "[14]

"اے نبی مومنین سے کہہ دو کہ اپنے نظروں کو نیچے رکھو اور اپنے نظروں کی حفاظت کرو۔"

"خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً"[15]

" اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے بنائے، تاکہ تم ان سے آرام پکڑو اور تم میں محبت اور نرمی رکھ دی"۔[16]

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"[17]

"تم ان کے لیے لباس ہو اور وہ تمہارے لیے لباس ہیں"[18]

"وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتی فلیس منی"۔[19]

"میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے"

ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

"یا معشر الشباب،من استطاع البائةفلیتزوج،فإنه أغض للبصروأحصن للفرج، ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فإنه له وجاء "[20]

"اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھے وہ نکاح کریں، کیونکہ نکاح نگاہوں کو پست اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے، اور جو اس کی استطاعت نہ رکھے اس کو روزے رکھنا چاہیے کیونکہ یہی اس کیلئے بچنے

کا ذریعہ ہے۔"

یعنی اس حدیث میں نگاہوں کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کیلئے جو علاج بتلایا گیا وہ زیادہ روزے رکھنے ہے، کیونکہ بد نظری آج کل کے موحول میں بہت آسان ہو چکی ہے ہر طرف غیر محرم کی تصاویر اور ویڈیوز موجود ہے اب اس کا علاج نکاح ہے، لیکن اگر نکاح کے بعد ہی اس زندگی سے محروم ہو جااتا ہے تو پھر اس کے بعد وہ دوبارہ اس طرح کے گناہوں میں لگ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی زندگی میں گناہوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

لہٰذا طلاق کے بعد چونکہ مرد کیلئے انسانی شہوت کے تسکین کا جائز راستہ ختم ہو جاتا ہے، تو پھر اس کو شیطان ناجائز راستے کی طرف ورغلاتا ہے اور اس کی طرف مائل کرتا ہے، کیونکہ نظر شیطان کی تیروں میں سے ایک تیر ہے، اور اس تیر سے اپنا شیکار کرتا رہتا ہے اور جب اس کو ازدواجی زندگی میسر نہیں ہوتی تو پھر وہ اپنا نظر غیر محرم کی طرف اٹھائے گا، جس سے بہے سارے گناہ جنم لیتے ہیں۔

لہٰذا طلاق اور خلع کے بعد شوہر کی زندگی پر اسی طرح عورت کی زندگی پر ایک اثر یہ مرتب ہوتا ہے کہ دونوں کی زندگی میں گناہوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ اس طریقے سے اللہ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

۳۔ بچوں پر اثرات

طلاق اور خلع کے بعد بچوں کی زندگی پر بھی مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں :

ماں باپ کی شفقت سے محرومی :

طلاق اور خلع کے بعد سب سے زیادہ جو چیز بچوں کی زندگی میں اثر انداز ہوتی ہے وہ ہے ماں باپ کی شفقت سے محرومی، کیونکہ جب آپس میں جدائی ہو گئی تو یا تو بچے ماں کے پاس جائیں گے یا ماں کے پاس، جس کے پاس بھی جائے گے تو دوسرے کی شفقت سے محرومی ملے گی، کیونکہ باپ کا شفقت کوئی نہیں دے سکتا، اسی طرح ماں جیسے پیار کوئی نہیں دے سکتا، دونوں کی ضرورت اور اہمیت بچوں کی زندگی میں مسلم ہے۔ لیکن اس اہمیت کے باوجود بچے اپنے ماں باپ کئے شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں اور اس طرح بچے ایک احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لیکن طلاق یا خلع کی صورت بچے ماں باپ کے سایے یا تو محروم ہو جاتے ہے یا مختلف اذیتوں کا شکار ہو جاتے ہے۔

معاشرتی اثر:

بچوں کی زندگی پر معاشرتی اعتبار سے بھی بڑا اثر ہوتا ہے طلاق اور خلع کے بعد بچے اپنے آپ کو بالکل اکیلے محسوس کرتے ہے احساس کمتری ان کے زندگی میں شروع ہو جاتی ہے، اپنے والد کا نام بتانے میں شرم محسوس کرتے ہیں، طبیعت میں ایک انقباض اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے، چڑچڑاہٹ طبیعت مٰن پیدا ہو جاتی ہے، زندگی کا مزہ ختم ہو جاتا ہے، ایک یتیم بچے کی طرح اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے، جبکہ بسا اوقات لوگوں کی طعنے بھی برداشت کرتے ہیں کہ یہ وہ فلاں کی بیٹے ہیں جس کی باپ نے طلاق دی تھی وغیرہ۔

یہ تو ہمارے معاشرے کا ایک المیہ ہے، اس طرح کے روزانہ کے واقعات کو اگر دیکھا جائے تو انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے کہ کس طرح والدین کے اختلاف اور طلاق اور خلع کے بچوں کی زندگی پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور بچوں کی معاشرتی اور تعلیمی زندگی پر کتنا برا اثر پڑتا ہے؟۔

بچے اور مختلف جرائم:

ہر عمر کے بچے اپنے درد کا اظہار کسی نہ کسی طریقے سے کرتے ہیں۔ مگر جن بچوں کو والد یا والدہ کی تربیت میسر نہیں ہوتی، تو ایسے بچے جوانی میں قدم رکھتے ہی اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے اکثر جُرم، منشیات اور شراب جیسی خطرناک چیزوں کا سہارا لیتے ہیں، کیونکہ جس بچے کو باپ کی نگرانی میسر نہیں ہوتی تو اپنے آپ کو مکمل خود مختار سمجھتا ہے اور وہ گھر سے باہر مختلف مجالس مٰں بیٹھتا ہے، چونکہ ماں تو صرف گھر کی حد تک خیال کر سکتی ہے باہر کی مجلبیں اس کے علم سے باہر ہے تو آہستہ آہستہ اس طرح کی مجالس اور دوستیاں اس کو مختلف جرائم پر آمادہ کرتی ہے۔

معاشرتی اثرات

طلاق اور خلع کے بعد معاشرے پر بحیثیت اجتماعی مندرجہ ذیل معاشرتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ا۔ خاندانی لڑائی جھگڑوں کا تسلسل:

طلاق اور خلع کے بعد عموماً دو خاندانوں میں لڑائی جھگڑے کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں آئے روز تیزی آتی رہتی ہے اور معاشرتی بائیکاٹ سے لیکر یہ سلسلہ آہستہ آہستہ عدالتوں کی طرف چلا جاتا ہے اور بسا اوقات یہ جھگڑے دونوں اطراف سے انسانی جان کے ضیاع کا سبب بن جاتا ہے۔

۲۔ نفرت اور حقارت والی فضاء قائم ہونا:

طلاق اور خلع کے بعد عموماً دونوں خاندانوں کے بارے میں نفرت اور حقارت کی فضاء قائم ہو جاتی ہے اور پورے معاشرے میں ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، چنانچہ لڑکی کے بارے میں لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ وہی مطلقہ ہے یا خلع یافتہ ہے اور اس کی طرف پیغام نکاح بھجوانے میں اکتراتے ہیں کہ کہی ہمارے گھر میں یہ صورتحال پیدا نہ ہو جائے اسی طرح لڑکے کے بارے میں بھی ایک حقارت اور نفرت کی فضاء لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہیں اور لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ اس کا کام ہی طلاق دینا ہے، لہٰذا وہ اپنی بچی کے نکاح کے سلسلے میں اکتراتے ہیں، اسی طرح دونوں خاندانوں کو باہر زندگی میں ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ طلاق کے واقعات پر جری ہونا:

طلاق اور خلع کا معاشرے پر ایک اثر یہ بھی ہے کہ جب ایک گھر میں طلاق یا خلع کا واقعہ ہو جاتا ہے تو آس پاس کے لوگ یا رشتہ داروں پر اس کا منفی اثر ہو جاتا ہے وہ اس طرح کہ جب ان کے گھروں میں بھی کبھی معمولی لڑائی جھگڑا وغیرہ ہو جاتا ہے تو اکثر وہ یہی سوچتے ہیں کہ جیسے فلاں گھر والوں نے اپنا جان چھڑایا اور بیوی کو طلاق دیدی یا بیوی نے خلع لیکر شوہر سے جان چھڑایا اسی طرح ہمیں بھی جان چھڑانا چاہیے اور اس طریقے سے ایک واقعہ کئی خاندانوں کو اجھاڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔

۴۔ معاشرے میں بد نظری اور بدکاری عام ہونا:

جب میاں بیوی میں طلاق ہو جائے یا خلع کی نوبت آ جائے تو چونکہ میاں بیوی ایک دوسرے سے تسکین حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور جب ان کو طلاق کے بعد یہ تسکین جائز طریقے سے حاصل ہونا بند ہو جاتا ہے تو پھر اکثر وبیشتر ناجائز طریقے سے اس کو حاصل کیا جاتا ہے، چانچہ مرد غیر محرم کی طرف نظر کرتا رہتا ہے اور بسا اوقات یہی بد نظری اس کو بدکاری اور حرام تعلقات پر مجبور کر دیتی ہیں، اسی طرح عورت بھی اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے غیر محرم مرد کی طرف نظر کرتا ہے۔ اور اس

طریقے سے معاشرے میں ناجائز تعلقات عام ہو جاتے ہیں۔

۵۔جرائم میں اضافہ :

طلاق اور خلع کا معاشرے پر بحیثیت اجتماعی ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد اور عورت اکثر نفسیاتی مریض بن کر خود کشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں جس کا معاشرہ پر بہت برا اثر ا ہوتا ہے اسی طرح بسا اوقات طلاق اور خلع کے بعد دونوں خاندانوں میں لڑائیاں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور دیر تک چلتے رہتے ہیں، اور ہر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہے، جبکہ بسا اوقات توان لڑائی جھگڑوں سے آپس میں کئی جانیں بھی چلی جاتی ہیں اور اس طریقے سے دونوں خاندانوں میں تھانہ کچہری کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

معاشی اثرات :

طلاق اور خلع کے بعد جس طرح معاشرہ پر بہت سارے معاشرتی اثرات مرتب ہوتے ہیں، اسی طرح معاشرے پر معاشی اور اقتصادی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں، ذیل میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے :

ا۔زوجین کا معاشرہ پر بوجھ بن جانا :

نکاح کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ بیوی شوہر کو گھریلوں کام کاج سے مستغنی کر دیتی ہے اور شوہر بیوی کا نان نفقہ کی ذمہ داری برداشت کرکے اس کو ہر قسم پریشانی سے بری الذمہ کر دیتی ہے، لیکن جب یہ ازدواجی تعلقات طلاق اور خلع پر منتج ہو جاتے ہے تو پھر اکثر وبیشتر بیوی یاں تو اپنے ماں باپ کے کفالت میں آجاتی ہے یا معاشرہ پر بوجھ بن جاتی ہے، اسی طرح شوہر بھی طلاق سے پہلے اپنے کام کو اخلاص اور چستی کیساتھ انجام دیتا ہے مگر جب طلاق ہو جاتی ہے تو وہ مختلف نفسیاتی امراض کا شکار ہو کر کام سے بے توجہی برتتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر وبیشتر وہ بے کار پڑے رہنے کو ترجیح دیتا ہے اور یوں وہ بھی معاشرہ پر بوجھ بن کر سامنے آتا ہے۔

۲۔ مرد کیلئے دوسری شادی کے اخراجات کا مسئلہ :

طلاق یا خلع کے بعد مرد کیلئے بھی ایک معاشی مسئلہ بن جاتا ہے، جس میں یا تو اس کو دوسری شادی کی طرف قدم اٹھانا ہوگا یا یوں ہی بغیر شادی زندگی گزارنے کو ترجیح دینا، لیکن اگر وہ دوسری شادی کرتا ہے تو اس میں اس کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا، اس لئے کہ پہلے طلاق کی صورت میں اس کو مطلقہ کو مہر دینے کی صورت میں ایک معاشی مسئلہ سے واسطہ پڑا تھا ساتھ ساتھ اگر بچے ہو تو بچوں کے اخراجات، جبکہ نئی شادی میں نئے سرے سے مہر اور شادی کے دیگر اخراجات ایک بڑا معاشی مسئلہ بن جاتا ہے اور اس کے لئے یا تو اس کو قرض لیکر سب کچھ کرنا ہوگا ورنہ پھر کسی سے مانگ کر یہ تمام اخراجات برداشت کرنے ہونگے۔

۳۔لڑکی کیلئے دوسرے شادی کے مسائل :

اسی طرح طلاق اور خلع کے بعد لڑکی کے گھر والوں کو بھی دوسری شادی کے اخراجات اٹھانا ایک بڑا مسئلہ بن جاتا ہے، کیونکہ عموما پاکستان میں ماں باپ کسی سے قرض وغیرہ لیکر لڑکی کیلئے جہیز کا انتظام کرتے ہیں اب اگر ان کو دوبارہ شادی کے موقع پر جہیز اور دیگر اخراجات کا انتظام کرنا پڑے گا تو ایک یہ ماں باپ پر ایک الگ معاشی بوجھ بن جاتا ہے، اور اکثر گھرانوں میں ان اخراجات کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شادی بیاہ میں تاخیر کی جاتی ہے یا سرے سے نکاح کا انکار کیا جاتا ہے۔

۴۔ بچوں کی پرورش اور معاشی مسائل:

طلاق اور خلع کے بعد اکثر وبیشتر پاکستانی معاشرے میں بچوں کی پرورش کا مسئلہ بھی آتا ہے کہ اس کی پرورش کون کرے گا، اگر پرورش کے حق کا فیصلہ خواہ عدالت کے ذریعہ ہو جائے یا جرگہ کے ذریعہ، دونوں صورتوں میں بچوں کی پرورش اور ان کے اخراجات زوجین اور معاشرے پر بوجھ بن جاتا ہے وہ اس طرح کہ اگر مرد خرچہ برداشت کرے گا تو مرد کو اپنے گھر کے علاوہ ایک علیحدہ بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور اگر مرد خرچہ برداشت نہ کرے بلکہ عورت برداشت کرے تو بھی عورت کے گھر والوں پر ایک مستقل بوجھ بن جاتا ہے، جبکہ اس طرح کے واقعات میں جب گھر میں دوسرے بچے بھی ہوتے ہیں، مطلقہ کے بچے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ:

طلاق اور خلع شریعت مطہرہ نے انتہائی ضرورت کے وقت مشروع کیا ہے، چنانچہ حتی الامکان اس سے بچنا چاہیے اور اس کی نوبت نہیں آنی چاہیے اور ہر ایسے معاملے اور چیز کو پہلے سے ختم کرنا چاہیے جو زوجین کی زندگی میں اختلافات کو جنم دیتا ہوں، کیونکہ طلاق اور خلع کے وقوع سے معاشرے تمام افراد پر بڑے خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں، سب سے پہلے عورت کو متاثر کرتا ہے اس کے زندگی میں ڈیپریشن، غصہ، احساس کمتری وغیرہ شروع ہو جاتے ہے اسی طرح طلاق دہندہ بھی مختلف اثرات سے دوچار ہو جاتا ہے مثلاً غصہ، احساس کمتری، گناہوں کا صدور، بچوں سے دوری، دوسری شادی میں مشکلات وغیرہ اور ان دونوں کے علاوہ بچوں کو بھی بری طرح متاثر کرتا ہے بچے بھی احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور والدین کی دوری ان کے لئے زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ بن جاتا ہے، جبکہ معاشرے کو بحیثیت اجتماعی کو بھی متاثر کرتا ہے معاشی اثرات بھی شروع ہو جاتے ہیں جبکہ معاشرتی سطح پر لڑائی جھگڑے اور اختلافات شروع ہو جاتے ہے جو آگے پھیلتے جاتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1۔ النساء: 19

Al Nisā,, Al Āyah: 19

2۔ تھانوی، محمد اشرف علی، بیان القرآن، دارالاشاعت کراچی،

Thānwī, Muḥmmad Ashraf ʻAlī. Bayān al Qurān, (Nāshir: Dār al Ishāʻat, Karachi),

3۔ التبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، باب عشرۃ النساء، ج:2، ص:282

Al Tabrīzī, Muḥmmad bin ʻAbdulaāh, Mishkāt al Maṣābīḥ, (Nāshir: Qadīnī Kutub Khānah Karchi), Vol:2, P:282

4۔ دھلوی، نواب محمد قطب الدین خان، مظاہر حق، دار الاشاعت کراچی، ج:3، ص:370
Dehlawī, Nawāb, Muḥmmad Quṭ,b al Dīn Khān, Maẓahir Ḥaq, (Nāshir: Dār al Ishā'at Karachi) Vol:3, P:370

5 مشکاۃ المصابیح، ج:2، ص 281
Mishkāt al Masābīḥ, Vol:2, P:281

6 مظاہر حق، ج:3، ص:366
Maẓhir Ḥaq, Vol:3, P:366

7۔ مشکاۃ المصابیح، ج:2، ص:268
Mishkāt al Masābīḥ, Vol:2, P:268

8۔ مظاہر حق جدید، ج:3، ص:251
Maẓhir Ḥaq, Vol:3, P:251

9۔ احمد ابن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، دار الفکر بیروت، لبنان ۱۳۶۰ھ باب الغضب، حدیث نمبر 17985، ج:29، ص:505
Aḥmad bin Ḥambal, Musnad Imām Aḥmad bin Ḥambal, (Nāshir: Dār al Fikr, Bayrūt, Labnān), Vol:29, P:505

10۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6114
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No: 6114

11۔ صحیح بخاری، باب الادب، حدیث نمبر:1383
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No: 1383

12۔ رواہ الامام احمد 367/5، وحسنہ فی صحیح الجامع 3859
Imām Aḥmad, Ṣaḥīḥ al Jāmi', Ḥadīth No: 3859

13۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد، سنن ترمذی، قدیمی کتب خانہ کراچی، حدیث نمبر:1283
Tirmidhī, Abū 'īsā, Muḥmmad bin 'īsā, Sunan Timidhī, (Nāshir: Qadīmī Kutub Khānah Karachi), Ḥadīth No: 1283

14۔ نور: 30
Nūr, Al Āyah: 30

15۔ الروم:21
Al Rūm, Al Āyah: 21

16۔ عثمانی، مفتی تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ج:3، ص:1241
'Uthmānī, Muftī Taqī, Āsan Tarjamah Qurān, (Nāshir: Maktabah Ma'ārif al Qurān, Karachi), Vol:3, P:1241

17۔ البقرۃ:187
Al Baqarah, Al Āyah: 187

18۔ آسان ترجمہ قرآن، ج:1، ص:122
Āsan Tarjamah Qurān, Vol:1, P:122

19۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، مطبوعہ، مکتبہ رحمانیہ، ج:2، ص:757، 758
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol:2, PP:757, 758

20۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3080: ج:2، ص:205
Mishkāt al Masābīḥ, Ḥadīth No: 3080, Vol:2, P:205